اہلحدیث یا شیعہ ؟

پردہ دری

برادران اہل سنت ! غیر مقلدین ایک ایسا گروہ ہے جو اپنے آپ کو حدیث کا تنہا وارث قرار دیتا ہے اور اپنے بالمقابل تمام مقلد مسلمانوں کو حدیث کا مخالف اور رائے کا پجاری کہتا ہے۔

سیدھے سادے حنفی مسلمان ان کے اہل حدیث نام سے دھوکہ کھا کر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔اللہ لئے ضروری ہے کہ ان کی اصلیت کو واشگاف کیا جائے اور ان لوگوں نے اپنے اوپر منافقت کے جو پردے ڈال رکھے ہیں چاک کرکے ان کا اصلی چہرہ لوگوں کو دکھایا جائے کہ جسے لوگ بے خبری کی وجہ سے اہل حدیث سمجھتے ہیں وہ حقیقتاً رافضی اور شیعہ کا چہرہ ہے۔

میں نے مضمون میں انہی کے اکابر کی عبارت سے یہ ثابت کیا ہے کہ **ہندوستان میں تحریک اہل حدیث در حقیقت رفض و تشیع کے سوا کچھ نہیں**۔یہ ددو حاضرمی شیعت کی تجدید کا دوسرا نام ہے۔**نہ ان کو حدیث سے محبت ہے ' نہ اہل حدیث سے**۔ ان کا اہل حدیث کہلوانا ایسا ہی ہے **جیسے ایک فرقہ نے اپنا نام اہل قرآن رکھ لیا ہے۔وہ قران کے نام لے کر حدیث کا انکار کرتے ہیں یہ حدیث کا نام لے کر قران پاک اور سنت رسول ﷺ کے منکر ہو جاتے ہیں۔اس کی مثالیں آپ کو آئند صفحات پر بافراط ملیں گی۔**

ہندوستان میں تحریک اہل حدیث کا بانی مبانی مولوی عبدالحق بنارسی ہے 'سب سے پہلے آپ اس کا حدود اربعہ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی عبدالحق بنارسی اور قاضی شوکانی

یہ بنارس کا رہنے والا ایک شخص تھا جس نے ہندوستانی علماء کے علاوہ یمن کے شوکانی زیدی شیعہ سے بھی علم حاصل کیا تھا۔ شوکانی کے زیدی شیعہ کا ثبوت تفسیر فتح القدیر کے مقدمہ میں موجد ہے۔ مقدمہ نگار لکھتا ہے۔

"نفقوہ علی مذھب الام زید برع فیہ والف وافتی حتی صار قدرہ فیہ وطلب الحدیث وفاق فیہ اھل زمانہ حتی خلع ربقتہ التقلید وتحلی بمنصب لا جتھاد'"

(فتح القدید ص5)

یعنی اس نے مذہب امام زید کے مطابق فقہ حاصل کی، حتی کہ اس میں پورا ماہر ہو گیا۔ پھر تالیفات کیں اور فتوے دئے حتی کہ اس میں ایک نمونہ بن گیا یا مقتدا ہو گیا اور علم الحدیث کی طلب میں لگا تو اپنے اہل زمان سے فوقیت لے گیا' یہاں تک کہ اس نے اپنے گلے سے تقلید کی رسی کو اتار ڈالا اور منصب اجہتاد کا مدعی ہو گیا۔

یہ تو شوکانی کے زیدی شیعہ ہونے کی صراحت ہے، رہا مولوی عبدالحق کا اس کے شاگرد ہونے کا مسئلہ وہ بھی وہیں سے حل ہو جاتا ہے، مقدمہ نگار چند سطر پہلے ''بعض تلامیذہ الذیر اخذ واعنہ العلم'' کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

" اخذ عند العلم .... الشیخ عبد الحق بن فضل الھندی" (مقدمہ فتح القدیر مصری ص5)

یعنی آپ سے علم حاصل کرنے والوں میں علامہ شیخ عبدالحق بن فضل ہندی بھی ہے، یہی عبدالحق بنارسی ہے۔ عبدالحق بنارسی کے شیعہ اور غیر مقلد ہونے کے متعلق مولانا عبدالخالق کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ جو غیر مقلدوں کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی کے استاد اور خسر ہیں۔ آپ اپنی کتاب تنبیہ الضالین ص3 پر لکھتے ہیں۔

"سو بانی مبانی اس فرقہ نواحداث کا عبدالحق ہے، جو چند روز سے بنارس میں رہتا ہے اور حضرت امیر المومنین (سید احمد شہیدؒ) نے ایسی دہی حرکات ناشائستہ کے باعث اپنی جماعت سے ان کو نکال دیا تھا اور علمائے حرمین نے اس کے قتل کا فتوی لکھا تھا، مگر یہ کسی طرح بھاگ کر وہاں سے بچ نکلا"۔

ایسے ہی انہوں نے ایک اور مقام پر بھی یہ لکھا ہے کہ عبدالحق بنارسی جو فرقہ غیر مقلدین کا بانی ہے اپنی عمر کے درمیانی حصے میں رافضی (شیعہ) ہو گیا تھا۔

عبدالحق بنارسی کے شیعہ ہونے کا دوسرا ثبوت

مشہور غیر مقلد مصنف نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں

"دراوسط عمر بعض درعقائد ایشاں و میل بسوے تشیع وجزآں معروف است"

(سلسلۃ العسجد)

یعنی عبدالحق بنارسی کی عمر کے درمیانی حصے میں اس کے عقائد میں تزلزل اور اہل تشیع کی طرف اس کا رحجان بڑا مشہور ہے۔

عبدالحق بنارسی کا علی الاعلان شیعہ ہونا

قاری عبدالرحمن صاحب محدث پانی پتی لکھتے ہیں:

''بعد تھوڑے عرصے کے مولوی عبدالحق بنارسی صاحب، مولوی گلشن علی کے پاس گئے۔ دیوان راجہ بنارس کے شیعہ مذہب تھے اور کہا کہ میں شیعہ ہوں اور اب میں ظاہر شیعہ ہوں اور میں نے عمل بالحدیث کے پردے میں ہزار اہل سنت کو قید مذہب نے سے نکال دیا ہے اب ان کا شیعہ ہونا بہت آسان ہے۔ چنانچہ مولوی گلشن علی نے تیس روپیہ ماہوار کی نوکری کروادی''

(کشف الحجاب ص21)

ناظرین باتمکین کو اب تو غیر مقلدین کے مخفی شیعہ ہونے میں تامل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس جماعت کے بانی مولوی عبدالحق کا علی الا علان شیعہ ہونا ثابت ہو گیا ہے۔ جس جماعت کا بانی نوکری کے لیے شیعہ ہو گیا ہو وہ جماعت کیسے اہل حدیث ہو سکتی ہے؟ دراصل ان کا اپنے آپ کو اہل حدیث کہنا از روئے تقیہ ہے، جو روافض کا مشہور عقیدہ ہے۔

بنارس کا ٹھگ

قارئین! آپ کو معلوم ہے کہ بنارس کا ٹھگ بہت مشہور ہیں یہ مولوی عبدالحق اور اس کی پارٹی بھی ٹھگوں کا ایک گروہ ہے جس نے مسلمانان احناف کے جان و مال کو، ان کے دین اور ایمان کو بنام حدیث ٹھگ لیا ہے۔ ٹھگی کرنے کے لئے کوئی بہت خوبصورت اور دل کش سوانگ رچانا پڑتا ہے تا کہ شکار مشتبہ نہ ہو اور آرام سے اس کے جال میں پھنس جائے۔ جیسے مولانا ظفر علی خانؒ نے مرزائیوں کے متعلق کہا تھا۔

مسیلمہ کے جانشین گروہ کٹوں سے کم نہیں
جیب کترے لے گئے پیغمبری کی اڑ میں

اسی طرح مولوی عبد الحق بنارسی اور اس کے جانشینوں نے حدیث کی آڑ میں بہت سے احناف کی جیب صاف کر لی اور انہیں اسلاف کرام سے ورثہ میں ملے ہوئے پیٹنٹ(Pantent)اسلام اور ایمان سے محروم کر دیا،اور اپنا خود ساختہ (self made) دین اور مذہب اور اجماع امت کے بر خلاف موقف و مسلک کا قائل کر لیا۔ **فوا سفاہ**۔جو بد نصیب لوگ ان کے چکمے میں آ گئے وہ ہر وقت حدیث حدیث کا لفظ سن کر پختہ ہو جائیں گے، مگر انہیں علم نہیں ہو گا کہ یہ ہمیں حدیث کی آڑ میں سنت سے دور کر رہے ہیں اور اہل حدیث کی رٹ لگا کر یہ ہمیں اہل سنت سے نکال رہے ہیں۔

حدیث اور سنت

حالانکہ حدیث تو ہر طرح کی ہوتی ہے، موضوع بھی، مرجوع بھی، منسوخ بھی، معلول بھی، متروک بھی اور محتمل بھی۔ جس حدیث کی طرف وہ آپ کو بلا رہے ہیں وہ کس درجے اور کس زمرے کی حدیث ہے۔ مگر سنت ان تمام احتمالات سے پاک صرف سنت ہوتی ہے۔ جس میں ایسی کوئی علت نہیں ہوتی اور وہ بہر حال قابل عمل اور معیار حق ہوتی ہے کیونکہ وہ آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا معمول رہی ہوتی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلفائے راشدین کا عمل بھی اس کے مطابق ہوتا ہے، اس لیے حدیث کے بالمقابل سنت کا راستہ احوط، محفوظ اور زیادہ قابل عمل ہے۔ ہم حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سب اہل سنت ہیں اور یہ لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلوا کر خوش ہوتے ہیں۔ اسلئے مقابلہ حدیث اور اقوال ائمہ کا نہیں، جیسے غیر مقلد مشہور کرتے ہیں، بلکہ مقابلہ حدیث اور سنت کا ہے۔ ان کے پاس برائے نام حدیث ہے اور ہمارے پاس سنت رسول ہے۔ پھر ہر سنت حدیث ہوتی ہے مگر ہر حدیث سنت نہیں، اس لئے راستہ اہل سنت ہی کا واحد قابل نجات راستہ ہے، کیونکہ اس پر صحابہ کرام، تابعین عظام اور فقہاء و محدثین نے ہر دور میں چل کر دکھایا ہے اور اس پر چلنے والے ان بزرگان امت اور اسلاف کے پیچھے پیچھے منزل مقصود تک پہنچے ہیں اور پہنچ رہے ہیں۔

سنت کا معنی

سنت کا معنیٰ ہی یہ ہے کہ :

"الطریقة المسلوکة فی الدین"

یعنی دین میں جس راستے پر امت کی اکثریت چلی ہو وہ سنت ہے۔

اور اب اس تقابل اور ضاحت کے بعد عیاں ہو جانا چاہیے کہ سلامتی کی راہ سنت کی راہ ہے۔ جس کو ساری یا اکثر امت کی جماعت حاصل ہے اور حدیث کی راہ شاذ اور منفرد افراد کی راہ ہے، جس میں سلامتی کی کوئی امید نہیں۔ کسی بھی حدیث کو دیکھ کر یا سن کر اپنا معمول نہیں بنالینا چاہیے جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ امت نے اس کو تلقی بالقبول بخشی ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر آئمہ متبوعین نے اس کو معمول نہیں بنیا تو یقیناً اس میں کوئی مخفی علت ہو گی جس کی وجہ سے عمل نہیں ہے۔ ورنہ یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ اکابر واسلاف جو حدیث وسنت کی شیدائی تھے، اس کو بلا وجہ ترک کر دیتے، جیسے مغرب سے پہلے دو رکعت، ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھا۔، خلفائے راشدین نے نہیں پڑھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کو عامل نہیں پایا تو یہ حدیث تو بے شک ہے لیکن قابل عمل سنت نہیں۔

مولوی عبدالحق کے متعصب غیر مقلد اور گستاخ ہونے کی دلیل

مولنا سید عبدالحہ لکھنویؒ اپنی مایہ ناز تنصیف ''الثقافۃ الاسلامیہ فی الہند'' کے ص 104 پر لکھتے ہیں:

منهم من سلک ملک الا فراط جدا وبالغ فی حرمة التقلید وجاوز عن الحدود بدع المقلدین و ادخلھم فی اهل الاھواء ووقع فی اعراض الائمة لا سیما الاماا ابی حنیفة ؒ و ھذا مسلک الشیخ عبد الحق بن فضل اللہ بنارسی۔

یعنی ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو حد سے بڑھ گئے ہیں اور تقلید کی حرمت میں بے حد مبالغے سے کام لے کے حدود کو پھلانگ گیے، مقلدین کو بدعتی قرار دیااور ان کو اہل اھواء میں داخل کر دیا۔ائمہ کرام بالخصوص امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی توہین و تنقیص میں اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور یہ مسلک ہے عبدالحق بن فضل اللہ بنارسی کا۔

مولوی عبدالحق کے نیم شیعہ اور تبرائی ہونے کی ایک اور دلیل

مولوی عبدالحق کے دوست اور ہم سبق مشہور محدث قاری عبدالرحمن پانی پتی صاحب،اپنی کتاب کشف الحجاب ص21پر لکھتے ہیں۔

” اس نے میرے سامنے یہ بات کہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا علی رضی اللہ عنہ سے لڑی،اگر توبہ نہیں کی تو مرتد مری“ (نعوذ باللہ من ذالک البکواس)

کہتے ہیں کہ دوسری مجلس میں اس نے یہ بھی کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم ہم سے کم تھا ان کو پانچ، پانچ حدیثیں یاد تھیں اور ہمیں ان کی سب حدیثیں یاد ہیں۔(استغفراللہ العظیم)

کیا کوئی سنی مسلمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنی روحانی ماں اور زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ گستاخانہ الفاظ استعمال کر سکتا ہے؟ہر گز نہیں۔یہ تھا کچھ حدود اربعہ اور تعارف مولوی عبدالحق بنارسی جماعت اہل حدیث (غیر مقلدین)کا۔

غیر مقلد عالم کی رائے کا اہل حدیث

شیعہ اور روافض کے خلیفہ ووارث ہیں

"پس اس زمانے کے جھوٹے اہل حدیث، مبتدعین، مخالفین سلف سالحین جو حقیقت ما جاءبہ الرسول سے جاہل ہیں، وہ صفت میں وارث اور خلیفہ ہیں شیعہ اور روافض کے، یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کے تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا ہے اسلام کی طرف، اسی طرح جاہل بدعتی اہل حدیث اس زمانے میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے، بعینہ مثل اہل شیعہ کے .... مقصود یہ ہے کہ رافضیوں میں ملاحدہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرات حسین رضی ا للہ عنہما کی غلو سے تعریف کر کے سلف کو ظالم کہہ کے گالی دیں اور پھر جس قدر الحاد و زندقہ پھیلا دیں کچھ پروا نہیں۔ اسی طرح ان جاہل کاذب اہل حدیثوں میں ایک رفع یدین کر لے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے، مثل امام حنیفہ رحمہ اللہ کے جن کی امامت فی الفقہ اجماع کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر بد اعتمادی اور الحاد و زندقہ ان میں پھیلا دے بڑی خوشی سے قبول کر لیتے ہیں اور ایک ذرہ چیں بچیں نہیں ہوتے۔ اگرچہ علماء فقہاے اہل سنت ہزار دفعہ ان کو تنبیہ کریں، ہر گز نہیں سنتے۔"

(از کتاب التوحید والسنہ فی رد اہل الالحاد والبدعۃ ص262 قاضی عبدالاحد خانپوری)

غیر مقلدین کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی

کے استاد مولانا عبدالخالق کا تبصرہ

''ان غیر مقلدین کا مذہب اکثر باتوں میں روافض کے مذہب سے ملتا جلتا ہے۔ جب روافض پہلے رفع الیدین اور آمین بالجہر اور قرات خلف الامام کے مسئلے میں امام شافعی کی دلیل سے ثابت اور ترجیح دے کر عوام کو خصوصاً حنفی والوں کو شبہ میں ڈالتے ہیں تب آگے اور مسئلوں میں متشکک اور متردد بناتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔''

(تنبیہ الغافلین ص5)

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کا تبصرہ

''تو پھر جو ائمہ علماء آخرت ہیں، جو شخص ان کی غیبت کرتا ہے تو اس کا لعن طعن اسی مغتاب پر عود کرتا ہے یہ مذہب رفض کا شیعوہ ہے نہ مذہب اہل سنت والجماعت کا''

(مآثر صدیقی ج4 ص23)

قصص الاکابر کا اقتباس کہ غیر مقلد چھوٹے رافضی ہیں

''سید احمد بریلوی شہیدؒ کے قافلہ میں مشہور تھا کہ غیر مقلد چھوٹے رافضی ہوتے ہیں''

(قصص اکابر ص26)

یاد رہے کہ مذکور الصدر مولوی عبدالحق بنارسی بانی جماعت غیر مقلدین نے حضرت امیر شہیدؒ کے قافلے میں رفع یدین اور آمین بالجہر کر کے فتنہ کھڑا کیا تھا، اس کی وجہ سے حضرت امیرؒ نے اسے جماعت سے خارج کر دیا تھا۔ تو اس کا یہ فعل بھی شیعوں کی موافقت میں تھا۔ باقی رہے شافعی یا حنبلی تو وہ یہاں تھے ہی نہیں اور اب تک نہیں ہیں اور اس وقت تو حرمین شریفین میں بھی حنفیوں کی حکومت تھی۔ حنبلی، شافعی اگر کرتے بھی ہوں گے تو ان کا انفرادی فعل ہوگا۔ حرم شریف میں یا سعودی عرب میں اس وقت جماعتی طور پر

رفع یدین نہیں ہوتا تھا۔ لہٰذا عبدالحق بنارسی کا اسے اپنانا یا اسے رواج دینا یہ اپنی شیعت کا اظہار تھا۔ اگرچہ نام حدیث کا لیتا تھا مگر کام رافضیوں کا کرتا تھا۔

میاں نذیر حسین کا فتوی کہ غیر مقلدین چھوٹے رافضی ہیں

”جو ائمہ دین کے حق میں بے ادبی کرے وہ چھوٹا رافضی ہے یعنی شیعہ ہے“

(تاریخ اہل حدیث ص 73 از مولانا ابراہیم سیالکوٹی)